احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

ہفتہ 24- جولائی 1999ء - 10 ربیع الثانی 1420 ہجری - 24- وفا 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 166

عزت خاندان سے نہیں تقویٰ سے ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے-

اے لوگو ہم نے تم کو مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے- اور تم کو کئی گروہوں اور قبائل میں تقسیم کر دیا ہے تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچانو- اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے-

(الحجرات - آیت 14)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانئ سلسلہ احمدیہ

بعض نادان ایسے بھی ہیں جو ذاتوں کی طرف جاتے ہیں اور اپنی ذات پر بڑا تکبر اور ناز کرتے ہیں- بنی اسرائیل کی ذات کیا کم تھی جن میں نبی اور رسول آئے تھے- لیکن کیا ان کی اس اعلیٰ ذات کا کوئی لحاظ خدا تعالیٰ کے حضور ہوا جب اس کی حالت بدل گئی- ابھی میں نے کہا ہے کہ ان کا نام سؤر اور بندر رکھا گیا اور اسے اس طرح پر انسانیت کے دائرہ سے خارج کر دیا- میں نے دیکھا ہے کہ بہت لوگوں کو یہ مرض لگا ہوا ہے- خصوصاً سادات اس مرض میں بہت مبتلا ہیں- وہ دوسروں کو حقیر سمجھتے ہیں اور اپنی ذات پر ناز کرتے ہیں- میں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے ذات کچھ بھی چیز نہیں ہے اور اسے ذرا بھی تعلق نہیں ہے- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو سید ولد آدم اور افضل الانبیاء ہیں- انہوں نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے صاف طور پر فرمایا کہ اے فاطمہ تو اس رشتہ پر بھروسہ نہ کرنا کہ میں پیغمبر زادی ہوں- قیامت کو یہ ہرگز نہیں پوچھا جاوے گا کہ تیرا باپ کون ہے- وہاں تو اعمال کام آئیں گے- میں یقیناً جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے قرب سے زیادہ دور پھینکنے والی اور حقیقی نیکی کی طرف آنے سے روکنے والی بڑی بات یہی ذات کا گھمنڈ ہے کیونکہ اس سے تکبر پیدا ہوتا ہے اور تکبر ایسی شے ہے کہ وہ محروم کر دیتا ہے- علاوہ ازیں وہ اپنا سارا سہارا اپنی غلط فہمی سے اپنی ذات پر سمجھتا ہے کہ میں گیلانی ہوں یا فلاں سید ہوں، حالانکہ وہ نہیں سمجھتا کہ یہ چیزیں وہاں کام نہیں آئیں گی- ذات اور قوم کی بات تو مرنے کے ساتھ ہی الگ ہو جاتی ہے- مرنے کے بعد اس کا کوئی تعلق باقی رہتا ہی نہیں- اس لئے اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں یہ فرماتا ہے (-) کوئی برا عمل کرے خواہ کتنا ہی کیوں نہ کرے اس کی پاداش اس کو ملے گی- یہاں کوئی تخصیص ذات اور قوم کی نہیں اور پھر دوسری جگہ فرمایا- (-) اللہ تعالیٰ کے نزدیک مکرّم وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے-

پس ذاتوں پر ناز اور گھمنڈ نہ کرو کہ یہ نیکی کے لئے روک کا باعث ہو جاتا ہے- ہاں ضروری یہ ہے کہ نیکی اور تقویٰ میں ترقی کرو- خدا تعالیٰ کے فضل اور برکات اسی راہ سے آتے ہیں- میں خوب جانتا ہوں کہ ہماری جماعت اور ہم جو کچھ ہیں اسی حال میں اللہ تعالیٰ کی تائید اور اس کی نصرت ہمارے شامل حال ہو گی کہ ہم صراط مستقیم پر چلیں-

(ملفوظات جلد چہارم ص 145)

خدمت خلق کا عظیم موقعہ

بیوت الحمد منصوبہ

جماعت احمدیہ کے قیام کا ایک عظیم مقصد خدمت خلق کا فریضہ سرانجام دینا ہے- سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی جاری فرمودہ پہلی مالی تحریک "بیوت الحمد منصوبہ" اس فریضہ کی تکمیل کے لئے ایک سنہری موقعہ ہے- اس سکیم کے تحت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے غریب، نادار اور بے گھر افراد کو گھروں کی سہولت مہیا کی جاتی ہے- چنانچہ 84 سے زائد مستحق خاندان ایک خوبصورت اور ہر سہولت سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں آباد ہو کر اس بابرکت تحریک کے ثمرات سے مستفید ہو رہے ہیں- ابھی اس کالونی میں پہلے مرحلہ کی تکمیل میں دس مکان تعمیر ہونا باقی ہیں-

اس کے علاوہ ربوہ اور پاکستان میں ساڑھے تین صد سے زائد مستحق گھرانوں کو ان کے اپنے گھروں میں حسب ضرورت توسیع مکان کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے-

احباب کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہو کر ثواب کی خاطر اس بابرکت تحریک میں ضرور شمولیت فرمائیں-

- احباب کرام کے علم کی خاطر پورے مکان کے اخراجات کی ادائیگی کی گرانقدر پیشکش بھی ہو سکتی ہے- آجکل کے حالات میں اس کا تخمینہ لاگت پانچ لاکھ ہے-
- حسب استطاعت ایک لاکھ یا اس سے زائد مالی قربانی-
- حسب توفیق جس قدر بھی مالی قربانی پیش کر سکیں-

امید ہے آپ اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں گے- یہ رقوم جماعت میں بھی جمع کرائی جا سکتی ہیں اور خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں مد بیوت الحمد میں بھی بھجوائی جا سکتی ہیں-

اللہ تعالیٰ ہمیں خدمت خلق کے عظیم فریضہ کو سرانجام دینے کی توفیق سے نوازتا رہے-

(سیکرٹری بیوت الحمد)

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر - عبدالسمیع خان

پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر68

حضرت مولانا برہان الدین صاحب جہلمی کا ایمان افروز واقعۂ بیعت

حضرت شیخ نظام الدین صاحب ساکن جہلم نے 5- فروری 1925ء کو ایک حلفیہ بیان میں بتایا کہ انہیں 1888ء یا 1889ء میں بذریعہ خواب قادیان کا نظارہ دکھایا گیا نیز یہ کہ میں اور حضرت مولانا برہان الدین صاحب اور کچھ اور لوگ بھی وہاں حضرت صاحب کی تلاش میں ہیں آخر ہم نے حضور کی زیارت کا شرف حاصل کر لیا حضور ہمیں اپنے مکان میں لے گئے جو گول بنگلہ کی طرح تھا' اس خواب کے دو تین سال بعد حضرت مسیح موعود کا چرچا ہوا- اور ہم مخالف ہو گئے- فیض احمد وکیس نیٹر کے پیچھے ہم نماز پڑھا کرتے تھے- چونکہ وہ احمدی تھے- اس لئے بعد میں چھوڑ دی- ایک دن کا ذکر ہے- کہ ہم ان کے مکان پر بیٹھے ہوئے تھے- کہ انہوں نے کہا- لکھا ہے- کہ حضرت مسیح موعود کے متعلق لوگوں کو بہت خوابیں آئیں گی- مجھے بھی اپنی خواب یاد آ گئی- چنانچہ میں نے اپنی خواب حضرت مسیح موعود کو لکھ کر بھیجی- جواب میں آپ نے لکھا- کہ خواب مبارک ہے- پھر اس کے کچھ عرصہ بعد ایک دن جمعہ کی نماز پڑھ رہے تھے- کہ شیخ اللہ دتا نے مولوی برہان الدین صاحب سے پوچھا- کہ آپ کا خیال حضرت مرزا صاحب کے متعلق کیا ہے؟ مولوی صاحب نے فرمایا- کہ میں نے پہلے آپ کو دیکھا تھا- آپ نہایت متقی پرہیزگار اور دین کی سرتوڑ مدد کرنے والے' مخالفوں سے مباحثہ کرنے والے اور قرآن مجید و احادیث پیش کرتے ہیں- اب مجھے معلوم نہیں- کیونکہ اب کوئی ان کی کتاب میں نے نہیں پڑھی- چنانچہ شیخ اللہ دتا صاحب نے کہا- کہ آپ خود جائیں- اور حالات دریافت کر آئیں- مولوی صاحب نے عذر کیا- کہ میرے گھر میں کوئی نہیں- اور سفر خرچ وغیرہ بھی نہیں- میں نے کہا- کہ سفر خرچ وغیرہ میں دوں گا- تب میں اور شیخ قمرالدین والد شیخ فضل حق احمدی' اور مولوی برہان الدین تینوں مل کر قادیان جانے کے لئے تیار ہوئے- چنانچہ جب نہر پر پہنچے- تو جو مقدمہ خواب میں نے دیکھا تھا بعینہ وہی تھا- اور عین گیارہ بجے قادیان پہنچے- اور بالکل خواب کا نظارہ وہاں پایا- تب حضرت مسیح موعود کو ملے- اور جس کمرہ میں خواب میں بیٹھے تھے- اسی کمرہ میں آپ کو بیٹھے پایا- تب مولوی صاحب نے عذر خواہی کی- کہ میں نے کفر کے فتوے پر دستخط کئے ہوئے تھے- اور میں نے غلطی سے فتوے پر دستخط کئے ہیں- میں معافی مانگتا ہوں- حضرت صاحب نے مسکرا کر فرمایا- کہ ایسا ہو جاتا ہے- یہ معمولی بات ہے بیعت کے لئے عرض کی- تو فرمایا- کہ دو تین دن ٹھہر کر تحقیق کر لو- اور پھر بیعت کرنا- مولوی صاحب نے کہا کہ شیطان دشمن ہے- شائد کوئی اور شبہ ہمارے دل میں نہ ڈال دے- آپ بیعت لے لیں- تب دوسرے دن جولائی 1892ء کو آپ نے بیعت لی-"

(الحکم 21- جولائی 1938ء صفحہ 4-5)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مستحق کا خیال

سلسلہ احمدیہ کی تاریخ میں پہلی مجلس مشاورت 16- 17 اپریل 1922ء کو قادیان میں منعقد ہوئی جس میں بیرونی جماعتوں کے 52 مندوبین اور 30 مرکزی نمائندگان کو شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی- اس یادگار اور تاریخی تقریب میں جو بزرگ شامل ہوئے ان میں سے آج صرف حضرت مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر صوبائی سرگودھا بقید حیات ہیں-

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے اس روحانی کانفرنس کے اختتامی خطاب میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:-

"حضرت صاحب کے وقت کسی نے دعوت کی- ایک کھڑا ہوا کہ پرچیاں مدعو شدہ لوگوں کی دیکھے- ایک سے پوچھا تمہارے پاس ہے اس نے کہا کہ نہیں اسے نکال دیا-

حضرت صاحب نے سن کر کہا کہ اب میں اس واقعہ کو سن کر کھانا نہیں کھا سکتا

کوئی کہے گا کہ وہ مستحق نہیں تھا مگر اس میں احتیاط کی ضرورت ہے تاکہ کوئی مستحق تکلیف نہ اٹھائے"

(رپورٹ مجلس مشاورت منعقدہ اپریل 1922ء صفحہ 67- مرتبہ مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے (عبدالرحیم صاحب درد) پرائیویٹ سیکرٹری- مطبوعہ وزیر ہند پریس امرتسر)

غزل

زیرِ لب کہئے برملا کہئے
کہئے کہئے مجھے برا کہئے

اب تقاضا ہے مصلحت کا یہی
واعظِ شہر کو خدا کہئے

دیکھئے مت قریب سے اس کو
دور سے تکئے پارسا کہئے

تم نے کیا کچھ نہیں کہا ہم کو
اور بھی اس سے کچھ سوا کہئے

کبھی جھوٹا کہا کبھی کافر
اس سے کیا آپ کو ملا کہئے

عکس بن کر اتر رہا ہوں میں
میری آہٹ کو زلزلہ کہئے

معجزہ اور کس کو کہتے ہیں
اگر اس کو نہ معجزہ کہئے

میرا اپنا کوئی وجود نہیں
عکس مجھ کو وجود کا کہئے

یہ جو گذری ہے رات جتنوں سے
اس کو صدیوں کا خوں بہا کہئے

قاتلِ شہر میرے قتل کے بعد
مجھ کو اپنا کہے تو کیا کہئے

کتنے زندہ ہیں کتنے تابندہ
کس حسیں کے ہیں نقش پا کہئے

خود سے مل کر بھی مسکراتا رہا
اس کو مضطر کا حوصلہ کہئے

چوہدری محمد علی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل انٹرنیشنل سے

رپورٹ صادق محمد طاہر - ابو لبیب

اندھیرے میں عجب اک روشنی ہے کوئی خیمہ دیا سا جل رہا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی 12 تا 24 مئی 99ء

اجتماعات سے خطابات- خطبات جمعہ- مجالس سوال وجواب- انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں

قسط اول

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت جماعت احمدیہ جرمنی کی درخواست کو قبول فرماتے ہوئے 12 مئی تا 24 مئی جرمنی کا دورہ فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ 12 مئی کو صبح آٹھ بجے بیت فضل لندن سے روانہ ہو کر شام سات بجے بیت نور فرینکفرٹ میں ورود فرما ہوئے جہاں متعدد احباب اپنے پیارے امام کے استقبال کی سعادت حاصل کرنے کے لئے چشم براہ تھے۔ حضور انور نے تمام حاضر احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ اس سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قریباً سوا دو بجے بیلجیئم مشن میں مختصر قیام فرمایا جہاں ظہر و عصر کی نمازیں ادا کی گئیں اور دوپہر کا کھانا تناول فرمانے کے بعد جرمنی کے سفر پر روانہ ہوئے۔ حضور انور نے بیت نور میں نماز مغرب و عشاء باجماعت پڑھائیں۔ امسال درج ذیل خوش نصیبوں کو پیارے امام کی ہمراہی میں یہ بابرکت سفر کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ مکرم منیر احمد جاوید صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری) مکرم عبدالماجد طاہر صاحب (ایڈیشنل وکیل التبشیر) مکرم نصیر احمد قمر صاحب (مدیر الفضل انٹرنیشنل و ایڈیشنل وکیل الاشاعت) مکرم مبارک احمد ظفر صاحب (نائب ایڈیشنل وکیل المال لندن) مکرم میجر محمود احمد صاحب (افسر حفاظت) مکرم سخاوت حسین باجوہ صاحب (عملہ حفاظت) مکرم محمد سلیم ظفر صاحب اور مکرم بشیر احمد صاحب (کارکنان دفتر پرائیویٹ سیکرٹری) اللہ تعالیٰ ان سب کے لئے یہ سعادت مزید برکات کا موجب بنائے۔ آمین

13 مئی 1999ء بروز جمعرات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پہلے روز کی پبلک مصروفیات کا آغاز احباب جماعت کے ساتھ ملاقات سے ہوا۔ چنانچہ صبح دس بجے تا ایک بجے دوپہر 198- افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کا شرف حاصل کیا جن میں 47 فیملیز کے 185- افراد نے اپنے اہل خانہ کے ہمراہ اور 13- احباب نے انفرادی طور پر یہ اعزاز حاصل کیا۔ اس کے بعد حضور انور نے نماز ظہر و عصر بیت نور میں ہی پڑھائیں۔ پچھلے پہر بھی ملاقاتوں کا یہ سلسلہ جاری رہا اور بہت سے خاندانوں نے حضور ایدہ اللہ سے ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ ساڑھے پانچ بجے سہ پہر سے شام نو بجے تک جاری رہا۔

ایک معروف جرمن ٹیلی ویژن SWR کے نمائندگان کی آمد

جرمنی کے جنوب مغربی علاقہ کے ایک معروف ٹیلی ویژن ایس ڈبلیو آر نے حضور انور کی مصروفیات پر مشتمل جھلکیوں کی ایک فلم بنانے کی خواہش کا اظہار کیا تھا جسے حضور پرنور نے قبول فرمایا چنانچہ مذکورہ ٹی وی کے نمائندہ نے ملاقات کے دوران مختلف مناظر فلمبند کئے جن میں ملاقات کے لئے منتظر احباب کی تصاویر کے علاوہ دو فیملیز کے ملاقات سے پہلے کے تاثرات اور ملاقات کے دوران احباب کی اپنے پیارے امام کے ساتھ محبت اور والہانہ عقیدت و احترام کے مناظر، حضور کی اپنے غلاموں سے پر شفقت اور بے تکلف گفتگو اور پھر ملاقات کے بعد احباب کے پرمسرت چہروں کے ساتھ باہر آنے کے تاثرات کی بھی جھلکیاں ریکارڈ کیں۔

ملاقاتوں کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز مغرب و عشاء بیت نور میں ہی پڑھائیں۔

14 مئی 1999ء بروز جمعۃ المبارک

آج حضور انور نے نماز جمعہ جرمنی کے ایک شہر باد کروئزناخ میں پڑھائی جہاں خدام الاحمدیہ جرمنی کا سالانہ اجتماع منعقد ہو رہا تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بارہ بجے بیت نور سے روانہ ہو کر قریباً سوا ایک بجے باد کروئزناخ پہنچے۔ دو بج کر سات منٹ پر پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ حضور ایدہ اللہ نے لوائے خدام الاحمدیہ اور جرمنی کا قومی جھنڈا لہرایا اور دعا کروائی۔ اس کے بعد پنڈال میں تشریف لے گئے جہاں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور نماز جمعہ پڑھائی۔ حضور انور کے خطبہ کے ساتھ ہی اجتماع کا افتتاح عمل میں آیا۔ (اس خطبہ کا خلاصہ الگ طور پر الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔)

نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کی درخواست پر حضور پرنور بعض ورزشی مقابلہ جات کا مشاہدہ فرمانے کی خاطر گراؤنڈز میں تشریف لے گئے۔ قریباً پونے پانچ بجے سہ پہر پہلے کبڈی کے میدان میں جلوہ افروز ہوئے جہاں مقابلہ میں مصروف دو ریجنز Baden اور Main-Franken کی ٹیموں کے کھلاڑیوں کو شرف مصافحہ سے نوازا اور ان ٹیموں کے کھلاڑیوں کو اپنے پیارے آقا کے ساتھ گروپ فوٹو میں شمولیت کی سعادت بھی عطا ہوئی۔ کچھ دیر تشریف فرما رہنے کے بعد حضور فٹ بال کی گراؤنڈ میں تشریف لے گئے جہاں Main-Franken اور Nord Rhein کی ریجنل ٹیموں کے کھلاڑیوں کو اپنے پیارے امام کے ساتھ مصافحہ اور تصویر بنوانے کا شرف حاصل ہوا۔ یہاں بھی حضور کچھ دیر کے لئے تشریف فرما رہے اور پھر اپنی قیام گاہ میں تشریف لے گئے۔

15 مئی 1999ء بروز ہفتہ اطفال الاحمدیہ کے ساتھ سوال وجواب

15 مئی بروز ہفتہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح دس بجے خدام الاحمدیہ کے مقام اجتماع باد کروئزناخ کے لئے روانہ ہوئے جہاں گیارہ بج کر دس منٹ پر اطفال الاحمدیہ کے ساتھ ایک مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی جس میں متعدد بچوں نے حضور انور سے مختلف سوالات کئے۔ اس مجلس کی کارروائی شائع ہو چکی ہے۔

سوالات کے اختتام پر اطفال کا نظم خوانی کا مقابلہ ہوا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ازراہ شفقت اس موقعہ پر سٹیج پر رونق افروز رہے۔ مختلف بچوں نے اپنی خوبصورت مترنم آوازوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح اور دین کی خوبیوں اور نیک نصائح پر مشتمل خوش الحانی سے نئی نئی طرزوں میں منظوم کلام پیش کیا۔ یہ پاکیزہ کلام دلوں پر ایک عجیب روحانی کیفیت پیدا کرنے والا تھا۔ مقابلہ کے آخر پر ججز نے نمایاں پوزیشن لینے والے اطفال کے ناموں کا اعلان کیا۔ حضور نے ازراہ شفقت ان سب بچوں کو شرف مصافحہ بخشا اور انہیں محبت اور دعاؤں سے نوازا۔ بعد ازاں حضور ایدہ اللہ خدام کی حوصلہ افزائی کے لئے فٹ بال اور کبڈی کے میچز دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے جہاں کھلاڑیوں کو شرف مصافحہ بخشا، ان کے ساتھ تصاویر اتروائیں اور کچھ دیر وہاں بیٹھ کر انہیں اپنی دعاؤں اور برکتوں سے نوازا۔

مجلس عرفان

15 مئی کو ہی 20-4 پر نماز ظہر و عصر کے بعد مقام اجتماع میں مجلس عرفان کا آغاز ہوا۔ یہ مجلس اردو میں منعقد ہوئی اس مجلس کی کارروائی بھی شائع ہو چکی ہے۔

16 مئی بروز اتوار طلباء کے ساتھ مجلس سوال وجواب

16 مئی بروز اتوار قریباً گیارہ بجے قبل دوپہر طلباء کی حضور کے ساتھ مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی۔ یہ مجلس بھی بہت دلچسپ رہی اور احمدی طلباء نے اپنے پیارے امام ایدہ اللہ سے مختلف امور سے متعلق رہنمائی حاصل کی اور آپ کے جوابات سے مستفیض ہوئے۔

کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی

کم و بیش ایک گھنٹہ تک جاری رہنے والی اس مجلس کے بعد حضور انور مختلف کھیلوں کے میدانوں میں تشریف لے گئے جہاں فائنل مقابلہ جات منعقد ہو رہے تھے۔ چنانچہ حضور انور کی تشریف آوری پر چند لمحوں کے لئے کھیل روک کر کھلاڑیوں کو اپنے پیارے آقا سے شرف مصافحہ حاصل کرنے اور حضور کے ساتھ تصویر بنوانے کا اعزاز حاصل کرنے کا موقع دیا گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور پرنور پہلے والی بال کی گراؤنڈ میں تشریف لے گئے جہاں ریجن مائن فرانکن اور فرینکفورٹ سٹی کی ٹیمیں فائنل میچ کھیل رہی تھیں جس کا کچھ دیر کے لئے حضور نے مشاہدہ فرمایا۔ اس کے بعد ریجن مائن فرانکن اور ہمبرگ سٹی کے مابین ہونے والے فٹبال میچ کو بھی حضور نے ملاحظہ فرمایا۔ یہاں سے حضور انور باسکٹ بال کے میدان میں تشریف لے گئے اور کچھ دیر وہاں تشریف فرما رہ کر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

باسکٹ بال گراؤنڈ سے حضور پرنور جب کبڈی کے فائنل میچ کا مشاہدہ فرمانے کے لئے گراؤنڈ میں رونق افروز ہوئے جہاں کثیر تعداد میں خدام و اطفال جمع تھے تو فضا نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر نعروں سے گونج اٹھی۔ اس میچ میں ریجن مائن فرانکن اور ریجن ہیسن زود کی ٹیموں نے اپنے اپنے جوہر دکھلائے۔ اس میچ میں ساتھ ساتھ کمنٹری بھی پنجابی زبان میں کی جارہی تھی۔ یہاں سے حضور انور ایدہ اللہ دوبارہ والی بال کی گراؤنڈ میں تشریف لے گئے اور میچ کے اختتام تک وہیں رونق افروز رہے اور پھر اپنی قیام گاہ تشریف لے گئے۔

اختتامی خطاب

آج مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے بیسویں سالانہ اجتماع کا اختتام تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ پانچ بجے کے قریب پنڈال میں تشریف لائے اور نماز ظہر و عصر پڑھانے کے بعد اختتامی اجلاس کی صدارت کے لئے کرسی پر تشریف فرما ہوئے۔

تلاوت قرآن کریم سے آغاز کے بعد جملہ حاضرین نے کھڑے ہو کر حضور انور کی اقتداء میں خادم کا عہد دہرایا۔ ایک خادم نے حضرت مسیح موعود کے منظوم کلام سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے جس کے بعد مختلف شعبہ جات میں کارکردگی کے لحاظ سے اول آنے والی مجالس اور ریجنز میں حضور انور نے اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے۔

اس کے بعد صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی مکرم میاں محمود احمد صاحب نے سالانہ اجتماع کی مختصر رپورٹ پیش کی جس کے مطابق امسال 1590 اطفال اور 275 نومبایعین سمیت کل 7278 خدام و زائرین کو اس اجتماع میں شامل ہو کر اس کی برکتوں سے استفادہ کرنے کی توفیق ملی۔

اس کے بعد قریباً چھ بجے حضور انور نے اختتامی خطاب کا آغاز فرمایا جس میں سورۃ التوبہ کی آیت 41 کے حوالہ سے دعوت الی اللہ کے میدان میں نکل کھڑے ہونے کی تاکید فرمائی اور احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود کے اقتباسات پیش کرتے ہوئے دعوت الی اللہ سے متعلق اہم نصائح فرمائیں۔

17 مئی 1999ء بروز

سوموار

آج حضور انور ایدہ اللہ کی پبلک مصروفیات کا آغاز صبح نو بجے احباب کی ملاقاتوں سے شروع ہوا۔ قریباً چار گھنٹے تک یہ سلسلہ جاری رہا جس میں 53 خاندانوں سے تعلق رکھنے والے 230 مرد و زن اپنے پیارے آقا کی صحبت سے فیضیاب ہونے کا شرف حاصل کرتے رہے۔

شام ساڑھے پانچ بجے پھر ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا جس میں دور و نزدیک سے آئے ہوئے 239 احباب نے انفرادی طور پر اور 51 خاندانوں کے 237 احباب و خواتین اور بچوں نے اجتماعی طور پر اپنے اپنے اہل و عیال کے ساتھ مل کر پیارے آقا کی پاک صحبت میں چند لمحات گزارنے کی توفیق پائی۔ آج کی ملاقاتیں قریباً نو بجے شام تک جاری رہیں۔ ساڑھے نو بجے حضور انور نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

18 مئی 1999ء بروز منگل

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آج کی بیرونی مصروفیات صبح نو بجے شروع ہوئیں جن میں سب سے پہلے اپنے خدام سے ملاقات تھی۔ چنانچہ آج 202 احباب نے حضور انور سے ملاقات کرنے کی سعادت حاصل کی جن میں 48 خاندانوں کے 192 ممبران کے علاوہ دس احباب نے انفرادی طور پر یہ سعادت پائی۔ نماز ظہر و عصر حضور انور نے بیت نور میں ہی پڑھائیں۔

جرمن افراد کے ساتھ مجلس سوال و جواب

فرینکفورٹ سے مغرب کی جانب قریباً ساٹھ کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ایک پرفضا مقام Rudesheim میں شام ساڑھے چھ بجے جرمن افراد کے ساتھ ایک مجلس سوال و جواب کا پروگرام تھا۔ چنانچہ حضور عین وقت پر ہال میں تشریف لائے۔ تلاوت قرآن کریم اور اس کے جرمن ترجمہ کے بعد علاقہ کے چیئرمین مسٹر کلاؤس فریچ (Mr.Klaus Frietsch) نے حضور انور کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ اپنے تمام علاقہ کی جانب سے حضرت مرزا طاہر احمد کی خدمت میں دلی طور پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ انہوں نے اپنے علاقہ کی آبادی اور غیر ملکیوں کی تعداد اور علاقہ کے تعارف پر مشتمل تفصیلات بیان کیں اور کہا کہ جماعت احمدیہ ہمارے علاقہ میں ایک معروف جماعت ہے۔

اس موقعہ پر محترم ہدایت اللہ ہبش صاحب نے ترجمانی کے فرائض انجام دیئے۔ چنانچہ انہوں نے استقبالیہ ایڈریس اور مہمانوں کی طرف سے کئے گئے سوالات کا ترجمہ بھی کیا جو کہ قبل ازیں تحریری طور پر حاصل کئے جاچکے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے ان سوالات کے جوابات دیئے جن کے ترجمہ کی سعادت مکرم ہدایت اللہ ہبش صاحب کو حاصل رہی۔ ان کی معاونت کے لئے مکرم نوید حمید صاحب بھی سٹیج پر موجود تھے۔ ان میں سے بعض سوالات اور ان کے جوابات کا خلاصہ ازدیاد علم و عرفان کی خاطر اپنی ذمہ داری پر پیش ہے۔

☆ ... پہلا سوال یہ تھا کہ (دین) میں بہت سے تشدد پسند (Militant) گروپ کیوں ہیں؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ دین میں کوئی Militant گروپ نہیں ہونا چاہئے کیونکہ دین حق تو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ کے صحابہ اور قرآن کریم سے شروع ہوا اور قرآن سے ہم کسی جنگجوئی (Militancy) کا کوئی رجحان نہیں پاتے۔ اس مذہب کو جو نام دیا گیا اس کا مطلب ہی امن اور Submission ہے۔ اس کے دو پہلو ہیں۔ تمام لوگوں کے ساتھ امن کے ساتھ رہنا اور خدا کے ساتھ امن میں ہونا یعنی اس کی مرضی کے تابع رہنا اور اس کے احکامات کے مطابق زندگی گزارنا کیونکہ اسی صورت میں حقیقی امن ممکن ہے۔ حضور نے فرمایا کہ تشدد پسندی کا رجحان رکھنے والے دراصل دین کے دشمن ہیں اور وہ دین کے دشمنوں سے زیادہ دین کو نقصان پہنچانے والے ہیں۔

☆ .... عرب اور افریقن ممالک کے مسلمانوں میں کون سے بڑے بڑے فرق ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ (دین) میں کوئی اختلافات یا فرق نہیں ہو سکتے کیونکہ دین خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا قائل ہے۔ اگر آپ خدا کی توحید پر ایمان لاتے ہیں تو تمام بنی نوع انسان کا اتحاد بھی لازم ہے۔ آپ کو جو فرق دکھائی دیتے ہیں یہ دین کی تفہیم میں فرق کی وجہ سے ہیں۔ فی الحقیقت دین کسی قسم کے اختلافات کی اجازت نہیں دیتا۔ حضور نے فرمایا کہ احمدیوں میں کسی قسم کے اختلاف یا بنیادی فرق کی کوئی گنجائش نہیں اور ہم اس کا ثبوت دے سکتے ہیں۔ ہم ایک سو پچاس سے زائد ممالک میں پھیل چکے ہیں۔ ان میں ایشیا کے ممالک بھی ہیں اور یورپ کے بھی لیکن اپنے اندر کوئی فرق یا اختلاف نہیں دیکھتے، یہی حقیقی دین ہے۔

☆ ...ایک سوال یہ کیا گیا کہ عورتوں کا مقام کیا آپ کے ملک میں اور افریقہ میں ایک ہی جیسا ہے؟

حضور انور نے فرمایا کہ عورتوں کا مقام ساری دنیا میں ایک ہی جیسا ہونا چاہئے۔ عورت ایک عالمی حیثیت رکھتی ہے جیسے مرد عالمی حیثیت رکھتے ہیں۔ لیکن شاید سوال اس لئے پوچھا گیا ہے کہ مختلف ممالک میں عورتوں سے سلوک مختلف ہے۔ حضور نے فرمایا کہ دراصل ان ممالک میں عورتوں سے جو سلوک کیا جاتا ہے وہ دینی نہیں بلکہ روایتی ہے مثلاً بعض افریقن ممالک میں عورتیں نیم برہنہ ہوتی ہیں اور بعض ممالک میں اوپر سے نیچے تک اس طرح بدن ڈھانپتی ہیں گویا وہ ایک خیمہ ہوں۔ اسے دین کیسے قرار دیا جا سکتا ہے۔ دین تو عالمی مذہب ہے اور سیرالیون ہو یا گھانا یا گیمبیا یا کوئی اور ملک ہر جگہ دین ایک جیسا ہونا چاہئے۔

☆ ... ایک سوال یہ تھا کہ کیا جرمنی میں پناہ حاصل کرنے والوں کو یہاں رہتے ہوئے اپنے مذہب پر عمل کرنے میں مشکلات پیش آتی ہیں؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ہرگز نہیں ایسی کوئی مشکل جرمنی میں رہنے والے جرمن احمدی باشندوں کو بھی درپیش نہیں آئی۔ یہ آزاد ملک ہے اور ہر شخص اپنے نظریات پر آزادانہ عمل کر سکتا ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ جس طرح دوسرے جرمن احمدی آزادانہ اپنے مذہب کی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں تو وہ پناہ گزین کیوں نہیں کر سکتے۔

☆ .... عورتوں کے متعلق ہی ایک سوال یہ ہوا کہ آپ کی جماعت میں عورتیں کیا کردار ادا کر رہی ہیں؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہماری جماعت میں عورتیں زندگی کے ہر نیک کام میں بہت اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ وہ علم کے ہر میدان میں نمایاں پیش رفت کر رہی ہیں۔ آپ یہاں کی احمدی بچیوں کو دیکھیں وہ اپنے دینی طرز زندگی پر قائم رہتے ہوئے ہر میدان میں جرمنوں کے شانہ بشانہ کام کر رہی ہیں۔ آپ کا خیال ہے کہ شاید وہ ایک خاص قسم کے پردہ یا برقعہ میں ہونے کی وجہ سے مشکل میں ہوں گی۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ اپنی زندگی سے پوری طرح مطمئن ہیں۔ وہ دنیوی لذتوں کے پیچھے نہ بھاگنے کی وجہ سے اپنی تعلیم زیادہ توجہ اور انہماک سے حاصل کر رہی ہیں۔ اس لئے بہت سے سکولز اور کالجز میں احمدی طلباء و طالبات جو پاکستان سے آئے ہیں وہ بہت سے جرمن طلباء و طالبات کو تعلیم میں پیچھے چھوڑ رہے ہیں۔ ایک صحتمندانہ طرز زندگی کا یہ ایک زائد فائدہ ہے جو انہیں حاصل ہے۔

☆ .... دینی نام رکھنے کے متعلق ایک سوال کے جواب میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ دین ایک عالمی مذہب ہے اور دینی نام عالمی نام ہیں۔ ہر جرمن نام دینی ہے جب تک کہ اس کا شرک یا بت پرستی سے کوئی تعلق نہ ہو۔ صرف مشرکانہ نام دین میں منع ہیں۔ آپ دین کی ابتدائی تاریخ میں دیکھ سکتے ہیں کہ لاکھوں لوگ داخل ہوئے مگر ان کے نام تبدیل نہیں کئے گئے سوائے مشرکانہ ناموں کے۔ حضور نے فرمایا کہ میرے خیال میں میرے علم کے مطابق تمام جرمن نام دینی نام ہیں کیونکہ وہ مشرکانہ نہیں ہیں۔

☆ . مذہبی اقلیتوں سے سلوک کے بارہ میں ایک سوال پر حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بدقسمتی سے اس ملک میں جو بھی سیاستدان طاقت میں آتا ہے وہ دین کو اپنے ذاتی مفادات کی خاطر استعمال کرتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے مثال کے طور پر فرمایا کہ بے نظیر بھٹو اپنے فوت شدہ والد کو شہید کہتی ہے اور دوسرا گروپ ضیاء الحق کو شہید کہتا ہے جس نے بے نظیر کے والد کو پھانسی چڑھایا تھا۔ سیاستدان صرف اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا وہ واحد اقلیت جو آزادانہ زندگی بسر کرتی ہے وہ احمدیہ جماعت ہے کیونکہ اسے زبردستی اقلیت میں ڈھالا گیا ہے اور پھر اقلیت قرار دیتے ہوئے اسے تمام بنیادی حقوق سے محروم کیا گیا ہے اور ان کے خلاف ہر

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کریم الدین احمد صاحب

قسط دوم آخر

پریوں کا دیس - ڈیوسائی

کشمیر کی وادی نیلم کے مقام کیل سے سکردو تک کی پاپیادہ مہم جوئی کی ایک یادگار داستان

انسانی عزم و ہمت اور قوت برداشت کا بے مثال امتحان

پریوں کے دیس کا بیس کیمپ

"چلم" جس ~~"پریوں کے دیس"~~ جس "پریوں کے دیس" کی تلاش میں ہم نکلے تھے اس کی Base میں چند گھرانوں پر مشتمل ایک چھوٹی سی بستی ہے۔ یہاں سے ایک راستہ ڈیوسائی پلینز (Deosai Plains) کو اور دوسرا "استور" اور وہاں سے گلگت کو پہنچتا ہے۔ عجب گومگو کا عالم ہمیں گھیرے ہوئے تھا۔ ساتھیوں کی جسمانی حالت اس لمبے کٹھن سفر کے بعد کچھ ایسی قابل رشک نہ تھی بلکہ قابل رحم حالت کے قریب تر تھی۔ مگر "اس دیس" کے اس قدر قریب پہنچ کر بن دیکھے اور بن جانے واپس لوٹ جانے پر بھی طبیعت آمادہ نہ تھی۔ "ایماں مجھے روکے ہے تو کھینچے ہے مجھے کفر" کا سا عالم تھا۔ بعد از صلاح مشورہ شوق کی شدت دوسرے تمام عوامل پر بھاری ٹھہری اور ہم اس دیس کے کھوج کو نکلے۔ "چلم" سے نکلتے ہی مشکل اور سخت چڑھائی شروع ہو جاتی ہے اور مسلسل سخت تر ہوتی چلی جاتی ہے۔ اردگرد کا علاقہ مکمل طور پر درختوں سے مبرا ہے۔ چڑھتے چلے جاؤ چڑھائی ہے کہ ختم ہونے میں نہیں آتی۔ ہم صبح سویرے "چلم" سے چلے تھے اور شام تک مسلسل چڑھائی چڑھ کر براحال ہو گیا۔ شام کے قریب "گلی" کے آثار بنتے محسوس ہونے لگے "چھوچھر گلی" پار کر کے ڈیوسائی پلینز میں پہنچتے ہیں۔ اکثر ساتھیوں کی حالت پتلی ہو چکی تھی۔ آبادی کو ہم بہت پیچھے چھوڑ آئے تھے۔ اب ہم تھے اور خاموش پر شوکت پہاڑ۔ ایسی خاموشی کہ ہوا بھی محسوس نہ ہوتی تھی۔ کسی ساتھی کی ٹھوکر سے اگر کوئی پتھر بھی لڑھکتا تو اس کی آواز دور تک پہنچتی محسوس ہوتی۔ تھکاوٹ کے ہاتھوں سب اپنی برداشت کی آخری حدود کو پہنچ گئے محسوس ہوتے تھے۔ ذرا سی بات پر ایک دوسرے کے ساتھ لڑنے جھگڑنے پر ہر ساتھی آمادہ نظر آ رہا تھا۔ جہاں پہلے سب ساتھی ایک دوسرے کے ساتھ خوش گپیوں اور چھیڑ چھاڑ میں مگن تھے اور ایک دوسرے کا بوجھ بانٹنے کے لئے آمادہ نظر آتے تھے اب کسی کو مشکل میں دیکھ کر صرف ایک اچٹتی سی نظر ڈال کر کہ جو یہ کہتی محسوس ہوتی تھی کہ "تم جانو اور تمہارا مسئلہ" سمجھ رہا تھا کہ میں نے حق دوستی ادا کر دیا۔

ساڑھے پندرہ ہزار فٹ کی بلندی پر چھوچھر جھیل

بصد دقت اور امتحان کے بعد ہم "چھوچھر گلی" تک پہنچ پائے۔ گلی سے کوئی دو تین سو گز آگے بڑھے تو "چھوچھر جھیل" اپنی پر فسوں خوبصورتی کے ساتھ "پریوں کے دیس" میں خوش آمدید کہتی محسوس ہوئی۔ یہ ایک بڑی جھیل ہے۔ 15500 فٹ کی بلندی پر اس قدر بڑی جھیل دیکھ کر عجب لطف کے جذبات نے گھیر لیا۔ جھیل کے دوسرے کنارہ پر برف پوش چوٹیاں اور ان کا جھیل کے نیلگوں پانی میں عکس دنیا و مافیہا سے غافل کر رہا تھا۔ خدائے دوجہاں کی صنعت گری کا یہ منظر، کچھ اس خوبصورتی سے غمازی کرتا ہے کہ بے ساختہ لبوں پر اس مالک ارض و سماء کی تسبیح زبان پر جاری ہو گئی۔ ہم نے رات جھیل کے کنارہ پر ہی خیمہ زن ہونے کا فیصلہ کیا۔ خیمے گاڑنے اور خورونوش کا سامان کرنے سے فارغ ہوئے ہی تھے کہ رات کو چپکے چپکے اپنا گھیرا کرتے محسوس کر کے رین بسیرا کے لئے فوری طور پر انتظامات کرنے میں جت گئے۔

ڈیوسائی کے میدان

ڈیوسائی پلینز میں سردیوں میں خوب برف پڑتی ہے۔ اور یہ میدان کئی کئی فٹ گہری برف تلے دب جاتے ہیں۔ اور گرمیوں میں یہ برف پگھل کر ان میدانوں کی اصل خوبصورتی کا سامان کرتی ہے۔ میدان ہونے کے سبب برف جب پگھلتی ہے تو پانی اس تیزی کے ساتھ نیچے کی طرف نہیں بہہ نکلتا جس طرح کہ وہ دوسرے پہاڑی علاقوں میں بہہ جاتا ہے بلکہ جگہ جگہ زمین میں جذب ہو جاتا اور دلدل کی سی صورت بنا دیتا ہے۔ گرمیوں میں یہ نمی خودرو پھول دار پودوں کے لئے زندگی کا پیغام ثابت ہوتی ہے۔ اور آخر اگست سے وسط اکتوبر تک کے عرصہ کے دوران یہ میدان تاحد نظر، نیلے پیلے لال، گلابی، نارنجی، اودے الغرض بے شمار رنگوں میں کھلے، جنگلی پھولوں سے بھر جاتے ہیں اور خوبصورتی اور دلکشی کی نئی تحریریں رقم کرتے محسوس ہوتے ہیں۔ دن کے وقت اگر مطلع صاف ہو تو دھوپ کی تمازت کے سبب بخارات اٹھ کر سراب کی سی صورت بناتے ہیں۔ اور دُور ان پھولوں سے اٹے میدانوں میں پریاں ایک دوسرے سے اٹھکیلیاں کرتی اور کھیلتی محسوس ہوتی ہیں۔ اور ہواؤں کے دوش پر رنگین پیرہنوں میں ملبوس اڑتی محسوس ہوتی ہیں۔

بھورے ریچھ کا خطرہ

سردیوں میں شدید برف باری اور Snow Line کے قریب تر ہونے کے سبب بھورا ریچھ بھی ان میدانوں میں پایا جاتا ہے۔ ان میدانوں میں آبادی بالکل مفقود ہے۔ اس قدر بلندی پر درخت اگ نہیں سکتے اور نہ ہی دوسری کوئی فصل ہو سکتی ہے۔ ایسے میں جہاں دن کو پریاں کھیلتی محسوس ہوتی ہیں وہاں رات کو ان "جنوں" (ریچھ) سے مڈبھیڑ ہو جانے کا خوف ساری رات جگاتا ہے۔ ساتھ میں یہ علم کہ ان میلوں پھیلے میدانوں میں ہمارے علاوہ شاید ہی کوئی اور انسان موجود ہو، پہلی پہلی راتوں کے پہلے پہروں میں دل و دماغ میں عجب نقشے بنائے مگر جلد ہی تھکاوٹ نے ہم پر اپنا قبضہ جما لیا اور ہر قسم کے سود و زیاں کے احساس سے عاری ہو کر ہم نیند کی وادیوں میں کھو گئے۔

ڈیوسائی پلینز Deosai Plains میں ہم نے تین راتیں اور چار دن گزارے۔ اور ان چار دنوں میں قدرت اور مہم جوئی کی مختلف النوع مشکل منازل سے گزرے۔ ان میدانوں میں سے چار نالے نکلتے ہیں جو کہ آگے چل کر ان میدانوں ہی میں ایک دریا کی شکل دھار لیتے ہیں۔ جب ہم ان نالوں تک پہنچے تو ہم ان سے قریباً ہزار فٹ کی بلندی پر تھے۔ اونچائی اور دور ہونے کے سبب وہ چھوٹے چھوٹے محسوس ہوتے تھے۔ ہم نے خیال کیا کہ کہاں باری باری ان کو پار کرتے پھریں گے ایک ہی دفعہ بڑے نالہ سے پار کر گزریں تو بہتر رہے گا۔ اور ان میدانوں میں موجود نشان راہ بھی اسی طرف راہنمائی کرتے محسوس ہوتے تھے۔ ہم اس بڑے نالے کی طرف چل پڑے۔ کہ یکدم ہمیں ایک گھوڑ سوار نظر آیا جو کہ ہمیں اشاروں سے اپنی طرف بلا رہا تھا۔ اس بے آباد و بیاباں علاقہ میں کہ جہاں ہمیں پچھلے چار دنوں میں صرف دو آدمی نظر آئے تھے یکدم یوں گھوڑ سوار کو دیکھ کر ہم پریشان ہو گئے۔ اس کے قریب پہنچے اور جب اس سے بات چیت کی تو احساس ہوا کہ یہ شخص شائد ہمارے لئے رحمت کا فرشتہ رحمت خداوندی نے بھیجا ہے۔ اس نے ہمیں بتایا کہ آپ جس طرف جا رہے ہیں وہاں سے دریا پار کرنا ناممکن ہے۔ کیونکہ چاروں نالے مل کر ایک تیز دھار اور چوڑے دریا کی سی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ ہم مقامی بھی وہاں سے دریا پار کرنے کا تصور نہیں کر سکتے۔ اگر آپ لوگ دریا پار کرنا چاہتے ہیں تو اکیلے اکیلے نالہ کو پار کر سکتے ہیں ورنہ ناممکن ہے۔

یخ پانی کا نالہ اور بھیگی بلیاں

اس کی بتائی ہوئی راہ پر ہم چل پڑے اور جب پہلے نالہ کے قریب پہنچے تو اس شخص، جو کہ بالکل غیب سے برآمد ہوا تھا، کی بتائی ہوئی حکمت کا احساس ہوا۔ وہی نالہ جو کہ دور اوپر سے پانی کی دھار سی محسوس ہوتا تھا وہ پندرہ بیس فٹ چوڑا شور مچاتا دھاڑتا "دریائے نیل" محسوس ہوا۔ اس خیال سے کہ اس کو پار کرنا ہے۔ کلیجہ منہ کو آتا محسوس ہوا۔ بہت جستجو کی کبھی نیچے کی طرف جا کر اور کبھی اوپر کی طرف جا کر کہ کہیں سے اس "موذی" کا سرا پکڑا جا سکے مگر کچھ حاصل نہ ہوا۔ چاروناچار باہم مشورہ کے بعد ایک جگہ، جہاں پر کہ پانی نسبتاً کم گہرا محسوس ہوتا تھا وہاں سے اس کو پار کرنے کا ارادہ کیا۔ ہم نے طے کیا کہ ایک دوسرے سے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر ایک چین (Chain) کی صورت بنا لیں اور ہم میں سے نسبتاً مضبوط جسم والے ساتھی آگے اور آخر میں ہوں اور کمزور ساتھیوں کو درمیان میں رکھا جائے تاکہ اگر خدانخواستہ پانی کے تیز بہاؤ کے سبب اگر کسی کا پاؤں پھسل جائے تو دوسرے اس کے لئے سہارا بن سکیں۔ پانی کا بہاؤ بہت تیز تھا پتھروں پر پاؤں ٹکانا، جو کہ مسلسل پانی میں رہنے کے سبب مخملیں کائی میں کئی جگہ سے ڈھکے ہوئے تھے، دوبھر ہو رہا تھا۔ اس پر شدید ٹھنڈا پانی ٹانگوں کو سن کئے دے رہا تھا۔ پاؤں بہت سنبھل سنبھل کر اور احتیاط سے رکھنا لازم تھا۔ پانی بھی کمر کو پہنچنے لگا تھا۔ ایسے میں اچانک ہمارے ایک ساتھی کا جو کہ درمیان میں تھا کا پاؤں پھسل گیا۔ اور جس بات کا ڈر تھا وہی ہو گئی۔ کہ اب ہم ٹھنڈے یخ پانی میں نہ صرف اپنے پاؤں ٹکانے کے لئے برسرپیکار تھے وہاں اپنے اس ساتھی اور اس کے فوری ساتھ والے دونوں ساتھی جن کے اس جھٹکے سے پاؤں نسبتاً اکھڑ گئے تھے مگر پھسلے نہ تھے کو بھی سہارا دینے کی کوشش میں مصروف تھے اس طرح سے پانی اور پھسلن سے مقابلہ کرتے کچھ دیر گزری پھر کہیں جا کر ان کے دوبارہ پاؤں ٹکے اگر خدانخواستہ ہم نے آپس میں ایک دوسرے کے ہاتھ نہ پکڑے ہوتے تو شائد کوئی ناخوشگوار واقعہ "پریوں کے دیس" کی سیر کی قیمت کے طور پر تازندگی ہمارے ساتھ رہتا۔ بصد مشکل اس نالے کے پار اترے۔ ہر کوئی بھیگی بلی کی طرح ٹھٹھر رہا تھا اور اپنے آپ کو نارمل دکھانے کی کوشش میں مصروف مگر آنکھوں میں چھپے سوال کچھ اور کہانی سنا رہے تھے۔ بقیہ تینوں نالے بھی بصد دقت و امتحان پار کئے اور ان میدانوں کے دوسرے کنارہ پر پہنچے۔

قوت برداشت ختم

ایسے میں اچانک ہمارے سب سے کم عمر ساتھی کچھ اس طرح سے اپنی برداشت کی آخری حدود کو پہنچے کہ دو قدم چلتے تھے اور صاحب گر جاتے تھے۔ ابھی انسانی آبادی ہم سے ایک دن کے فاصلہ پر تھی۔ اور ان کی حالت سخت ناگفتہ بہ۔ ہمارے ایک ساتھی نئے نئے ڈاکٹر بنے تھے۔ انہوں نے اسے دیکھ کر اعلان کر دیا کہ صاحب کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لئے فوری طبی امداد اشد ضروری ہے۔ ان تمام تر مشکلات اور پریشانی کے باوجود کسی کے بھی چہرہ پر ناواجب گھبراہٹ طاری نہ تھی بلکہ اس کے حل کے لئے کوشاں تھے۔ بعد از صلاح مشورہ ہم نے یہ طے کیا کہ تین ساتھی آگے جائیں اور باقی چار ساتھی یہیں ٹھہریں۔ اور آگے جانے والے ساتھی کسی سواری از قسم گھوڑا خچر وغیرہ کا انتظام کر کے واپس آئیں۔

تین ساتھی بعجلت اس غرض سے روانہ ہوئے ہم کوئی تین چار میل آگے گئے ہوں گے کہ ہمیں جہاں پر "ڈیوسائی" اور "گل تری" کے راستے آپس میں ملتے ہیں وہاں پر ایک قافلہ جاتا دکھائی دیا۔ ہم بھاگم بھاگ ان تک پہنچے۔ ان سے اپنا مسئلہ بیان کیا۔ مگر انہوں نے انکار کر دیا کہ ہمارے سارے جانوروں پر ہمارا سامان لدا ہوا ہے۔ مگر انہوں نے بتایا کہ ایک اور قافلہ ان کے پیچھے آرہا ہے ان کے پاس شائد کوئی سواری میسر ہو۔ انہیں سے علم ہوا کہ آگے بستی تک پہنچنا اور پھر واپس آنا کم از کم دو دن کا کام ہو گا۔ ناچار ہم وہیں دوسرے قافلہ کے انتظار میں بیٹھ گئے۔ ایک ایک گھڑی گھنٹوں پر پھیلی محسوس ہو رہی تھی۔ بعد از ہزار انتظار اس قافلہ کے آثار ہویدا ہوئے۔ کچھ دیر بعد اس قافلہ کا ہراول دستہ ہم تک پہنچا۔ ہم نے اپنا ماجرا انہیں بھی سنایا۔ انہوں نے بتایا کہ پیچھے کچھ ساتھی آرہے ہیں وہ شائد آپ کا مسئلہ حل کر سکیں۔ خدا خدا کر کے وہ ہم تک پہنچے۔ ہماری مشکل سن کر مدد کے لئے تیار ہو گئے مگر وہ جو رقم طلب کر رہے تھے وہ ہماری لئے ادا کرنی ممکن نہ تھی۔ بعد از لیت و لعل وہ ہماری شرائط پر ہمارے ساتھ چلنے پر آمادہ ہوئے۔ اور ہمارے ساتھی جو کہ مشاق گھڑسوار ہیں وہ ان کے ساتھ گھوڑوں پر روانہ ہوئے۔ اور ہماری جان میں جان آئی۔

میدانوں کے بعد پھر پہاڑ

کچھ دیر بعد پچھلے ساتھی بھی آن ملے اور ہم آگے کو روانہ ہوئے۔ تھوڑی دیر بعد گلی پار کی اور اترائی کی طرف ہمارا سفر شروع ہوا۔ اب ہم ہر قسم کے درخت اور ہریالی سے مبرا چٹیل پہاڑوں کے دامن میں اتر رہے تھے۔ اور لمحوں میں ان پہاڑوں میں کچھ اس طرح سے گھر گئے کہ آسمان دور اوپر ایک نیلے رنگ کی ٹکیہ سی نظر آنے لگا۔ ڈیوسائی میدانوں کہ جہاں دور دور ہر چند نظر آتی تھی' کے بعد پہاڑوں میں اس بری طرح سے گھر جانے پر' کہ جہاں بعض اوقات یوں محسوس ہوتا کہ چاروں طرف سنگلاخ پہاڑوں کی دیوار سی بن گئی ہے اور ہم اس میں گرفتار ہو گئے ہیں ایک عجب پر لطف اور پر ہیبت کیفیات سے آشنا ہوئے۔ جگہ جگہ لینڈ سلائیڈز (Land Slides) کے سبب راستہ بری طرح سے ٹوٹ پھوٹ گیا ہوا تھا۔ کئی مقامات تو ایسے آئے کہ دیکھ کر ہی خوف آتا تھا کہ ہمیں اس پر سے گزرنا ہے۔ ساتھ میں اب چنگھاڑتا شور مچاتا دریا خوف میں مزید اضافہ کئے دے رہا تھا۔ بعض جگہوں پر راستہ' دریا کے اس قدر قریب آجاتا ہے کہ' دریا کے شور کے سبب آپس میں چلا کر ایک دوسرے کو مخاطب کرنا پڑتا تھا۔ ایسے ہی ایک جگہ پر کہ جہاں پر لینڈ سلائیڈ (Land Slide) کے سبب راستہ بری طرح سے خراب ہوا ہوا تھا اور تقریباً گھسٹ کر اسے پار کرنا پڑ رہا تھا ہمارے ایک ساتھی تقریباً اس کے وسط میں پہنچ کر یکدم اپنے اعصاب پر قابو کھو بیٹھے اور وہاں پر کھڑے ہو گئے۔ اب ہمارے جو ساتھی ان سے آگے تھے وہ بھی اور جو ان سے پیچھے تھے وہ بھی انہیں بلا رہے اور حوصلہ بندھا رہے ہیں مگر وہ ہیں کہ "زمین جنبد نہ جنبد گل محمد" کی مجسم تصویر بنے کھڑے ہیں۔ بصد مشکل ایک ساتھی جو کہ ان سے آگے تھے اور ایک ساتھی جو ان سے پیچھے تھا نے آگے بڑھ کر انہیں بمشکل سہارا دے کر یہاں سے گزارا۔

ویرانے میں بارش

ابھی ان حالات سے بھی پوری طرح نبرد آزما نہ ہو پائے تھے کہ بادل گھر کر آئے اور بارش شروع ہو گئی۔ بہت جگہ تلاش کی کہ کہیں سر چھپانے کے لئے کوئی سایہ مل جائے مگر ناکام۔ جب حالات زیادہ بگڑنے لگے تو ناچار ایک ایسی جگہ جہاں پر بمشکل بیٹھا جا سکتا تھا کو شب بسری کے لئے منتخب کیا۔ ہم سب لوگ بارش میں بری طرح سے بھیگ چکے تھے۔ یوں محسوس ہوتا کہ جیسے پانی نے ہڈیوں تک کو گیلا کر دیا ہو۔ عجب کسمپرسی کا عالم طاری تھا۔ سردی سے دانت بج رہے تھے۔ کپڑے تھے کہ وہ بری طرح سے بھیگ چکے تھے۔ ایسے میں نامعلوم کس طرح مقامیوں نے آگ جلا ڈالی۔ ہم سب آگ کے اردگرد کچھ اس طرح سے اکٹھے ہو گئے جیسے میٹھے کے گرد مکھیاں اکٹھی ہوتی ہیں۔ یہ رات ہماری اس سال کی کوہ نوردی کی مہم کی آخری رات تھی۔ جو ہم نے ان مقامیوں کے ساتھ جنگل میں منگل مناتے ہوئے گزاری۔ اس تنگی اور مشکل کی ایک اپنی پر لطف میٹھی کسک جسم و جان میں گھلتی محسوس ہو رہی تھی۔ پندرہ سولہ روز کی سرگردانی کے بعد تھکاوٹ نے بھی ستانا شروع کر دیا تھا اور اختتام کی خواہش ہونے لگی تھی۔ ایسے میں جب اگلے روز "ست پارہ جھیل" جو کہ سکردو (بلتستان) سے چار پانچ میل کی مسافت پر ہے' پر شام کے قریب پہنچے تو اتنا عرصہ دنیا سے کٹے رہنے کے بعد دوبارہ سے اس میں آشامل ہونے پر آرام اور آسائش کی بہت سی خواہشیں آپس میں خلط ملط سی ہو کر رہ گئی تھیں۔ اور ہم پر "مت پوچھ ولولے دل ناکردہ کار کے" کا عالم تھا۔ شام کو سکردو پہنچے اور اس طرح سے اس سال کی کوہ نوردی اپنے اختتام کو پہنچی۔

بقیہ صفحہ 4 پر

قسم کے ظلم و ستم روا رکھے گئے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ دنیا میں اقلیت کسی کو اس کی درخواست پر قرار دیا جاتا ہے تاکہ اس طرح سے ان کے مطالبات پر ان کے لئے خصوصی رعایتیں اور حقوق انہیں میسر آجائیں لیکن پاکستان میں اس کے بالکل برعکس معاملہ ہے۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کو اس کی مرضی کے خلاف اقلیت قرار دیا ہے اور پھر اسے اس کے تمام بنیادی حقوق سے محروم کر دیا ہے۔

جاری ہے

علمی و ورزشی ریلی واقفین نو جھنگ شہر

○ مورخہ 13۔ جون 99ء کو واقفین نو جھنگ شہر کی علمی و ورزشی ریلی کا انعقاد ہوا تلاوت اور نظم کے بعد علمی و ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے علمی مقابلہ جات میں مقابلہ تلاوت قرآن کریم۔ نظم، تقریر اور نصاب کروائے گئے اسی طرح ورزشی مقابلہ جات میں کلائی پکڑنے کا مقابلہ شامل تھا اختتامی اجلاس کی صدارت مکرم عبدالقدیر قمر صاحب مربی سلسلہ نے کی تلاوت اور نظم کے بعد مہمان خصوصی نے پوزیشن حاصل کرنے والے واقفین نو میں انعامات تقسیم کئے اور بچوں کو نصائح کیں۔ اس پروگرام میں مکرم ظفر احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ ضلع اور مکرم مرزا منیر احمد صاحب مربی سلسلہ جھنگ شہر نے خصوصی تعاون فرمایا۔ جزاھم اللہ تعالیٰ

(وکالت وقف نو)

وصیت سے ایمانی ترقی

○ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

جس قدر ہو سکے دوستوں کو چاہئے کہ وصیت کریں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وصیت کرنے سے ایمانی ترقی ضرور ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس زمین میں متقی کو دفن کرے گا تو جو شخص وصیت کرتا ہے اسے متقی بنا بھی دیتا ہے۔

(الفضل یکم ستمبر 1932ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

کفالت یتامی

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو جذب کرنے کا ایک یقینی ذریعہ

ا۔ جنوری 1991ء میں ہمارے پیارے آقا نے جوبلی منصوبہ کے تحت کفالت یتامی کی ایک نہایت مبارک تحریک جاری فرمائی جس میں مخلصین نے نہایت بشاشت کے ساتھ حصہ لیا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے 300 گھرانوں کے ایک ہزار سے زائد مستحق یتامی کی بطریق احسن کفالت کی جا رہی ہے۔

اس مبارک تحریک میں کوئی بھی دوست حسب حیثیت رقم مقرر کر کے کسی بھی وقت شامل ہو سکتے ہیں۔ اس وقت مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپے سے ایک ہزار روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں اور اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامی" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کرانا شروع کر دیں۔

یاد رہے کہ یتامی کی کفالت کرنے والوں کے لئے بروز قیامت عظیم الشان شفاعت کی خوش خبری دی گئی ہے۔

اب جبکہ اس مبارک تحریک میں آغاز سے حصہ لینے والے مخلصین کے اسماء گرامی مستقل طور پر محفوظ کئے جا رہے ہیں سب احباب جماعت کے لئے یہ ایک اچھا موقع ہے کہ۔

(ا) اگر وہ اس تحریک کی ابتداء سے حصہ نہیں لے سکے تھے اور بعد میں کسی وقت اس کی طرف توجہ یا توفیق ہوئی تو ایسے احباب کے لئے اب بھی گنجائش موجود ہے کہ وہ تحریک کے آغاز جنوری 1991ء سے قربانی کرنے والوں میں شامل ہو سکتے ہیں اور جتنا عرصہ جنوری 1991ء سے بنے اس کی ادائیگی یکمشت کر سکتے ہیں تاکہ اس تحریک کے آغاز سے قربانی کرنے والوں کے گروہ میں شامل ہو سکیں۔

(ب) جو دوست ابھی تک اس تحریک میں شمولیت کی سعادت نہیں پا سکے ان سے اولاً گزارش ہے کہ اس نیک اور بابرکت تحریک میں اپنی حیثیت کے مطابق شرکت فرمادیں۔ نیز یہ کہ ایسے نئے شامل ہونے والے احباب کے لئے بھی جنوری 1991ء سے اپنی قربانی کا آغاز کرنے کی گنجائش موجود ہے تاکہ وہ بھی ابتداء سے ہی اجر کے مستحق ٹھہریں۔

(ج) نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامی" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

مستحق یتامی یا ان کے ورثاء توجہ فرماویں

حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامی" سے ایسے مستحق یتامی کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامی کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامی کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامی دارالضیافت ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے ربوہ کے درخواست دہندگان کے لئے اعلان

○ امسال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو 16- اگست 1999ء کو ہو گا۔ جس کے لئے درخواستیں موصول ہو رہی ہیں۔ ربوہ کے درخواست دہندگان اس سلسلہ میں وکالت دیوان تحریک جدید سے مکمل طور پر رابطہ رکھیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم مولوی محمد اسماعیل اسلم صاحب واقف زندگی دارالیمن وسطی تحریر کرتے ہیں:-

میرے والد مکرم میاں محمد عبداللہ صاحب مورخہ 99-7-15 بروز جمعرات بعمر تقریباً 100 سال وفات پاگئے۔ آپ کا جنازہ مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے بروز جمعۃ المبارک بیت الاقصیٰ میں بعد نماز جمعہ پڑھایا۔ اور بہشتی مقبرہ میں قبر تیار ہونے پر مکرم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے دعا کروائی۔

آپ اپنے گاؤں مانگٹ اونچے ضلع حافظ آباد میں سیکرٹری تحریک جدید اور ایک لمبے عرصہ تک امام الصلوٰۃ رہے۔ اور پھر یہاں دارالیمن وسطی بیت الحمد میں بھی امام الصلوٰۃ رہے۔

آپ حضرت مولوی فضل الدین صاحب آف مانگٹ اونچہ سابق مربی حیدر آباد دکن رفیق حضرت بانی سلسلہ کے چھوٹے بھائی تھے۔ آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی دستی بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت کی توفیق ملی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور آپ کی حسنات کو آپ کی اولاد میں جاری رکھے۔ آمین۔

○ مکرم منظور احمد خان ایاز صاحب آف سبزہ زار لاہور تحریر کرتے ہیں کہ ان کے بیٹے عزیز مولود احمد خان آف اسلام آباد کے ماموں سسر مکرم شیخ حمید اللہ صاحب بی۔اے۔ ایل ایل بی آف لاہور مختصر علالت کے بعد بعمر 57 سال مورخہ 99-7-14 کو وفات پاگئے۔ مورخہ 99-7-15 بعد نماز مغرب دارالذکر لاہور میں مکرم مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثرت سے احباب نے شرکت کی۔ اسی روز احمدیہ قبرستان ہانڈو گوجر میں تدفین ہوئی۔

مرحوم محترم شیخ بشیر احمد صاحب ریٹائرڈ جج ہائی کورٹ کے بھانجے تھے ان ہی کی تربیت میں پروان چڑھے۔ سلسلہ کے کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔ دین کو ہمیشہ دنیا پر مقدم رکھا۔

مرحوم نے اپنی یادگار میں بیوہ کے علاوہ تین بیٹیاں ایک بیٹا عزیز شیخ اعجاز احمد بعمر 4 سال چھوڑے ہیں بڑی بیٹی شادی شدہ ہے باقی زیر تعلیم۔ احباب سے مرحوم کی بلندی درجات۔ مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

مکرم مبارک احمد صاحب کارکن دفتر مال آمد صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی والدہ محترمہ ثریا آصفہ صاحبہ اہلیہ مکرم محمد رفیع گجر صاحب پنشنر صدر انجمن احمدیہ ربوہ عرصہ گذشتہ ایک ماہ سے پتے میں پتھری کی وجہ سے سخت علیل ہیں۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج رہنے کے بعد اب گھر آ گئی ہیں مگر ابھی تکلیف موجود ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

○ مکرم منور احمد قاسم صاحب کارکن دارالقضاء کے ہم زلف مکرم مرزا منیر احمد صاحب ریلوے کالونی۔ والٹن۔ لاہور کافی عرصہ سے گردے کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ اب ان کا آپریشن سروسز ہسپتال میں ہوا ہے۔ ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

○ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم رانا غلام مصطفےٰ منصور خان صاحب مربی سلسلہ کو 23- جون 1999ء ایک بیٹے کے بعد بیٹی سے نوازا ہے۔ بیٹی کا نام "ادیبا منصور" تجویز ہوا ہے نومولود مکرم ماسٹر محمد حسین صاحب آف 69/ر۔ب گھسیٹ پورہ ضلع فیصل آباد کی پوتی اور مکرم ڈاکٹر سیف احمد صاحب آف 30/ج۔ب ضلع فیصل آباد کی نواسی ہے۔

احباب جماعت سے بچی کے نیک۔ مخلص خادمہ دین ہونے اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کی درخواست دعا ہے۔

اعلان

○ تحریک جدید کو ایک تجربہ کار سب انجینئر سول کی ضرورت ہے۔ خدمت سلسلہ کا جذبہ رکھنے والے احباب اپنی درخواستیں 5- اگست 99ء تک وکالت دیوان تحریک جدید کو ارسال فرمائیں درخواست امیر صاحب / صدر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ آنی چاہئیں۔ امیدوار کو ڈپلومہ سول انجینئر تین سالہ اور عمارتی تعمیرات کا کم از کم 10 سالہ تجربہ ہو۔ عمر 30/40 سال ہو۔ (سندات و تجربات کی نقول ہمراہ ہوں)

(وکیل الدیوان تحریک جدید- ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

کشمیر ہاتھ سے نہیں جانے دیں گے

امریکہ ہو یا اقوام متحدہ کشمیر ہاتھ سے نہیں جانے دیں گے۔ بھارتی وزیر داخلہ کے ایل ایڈوانی نے کہا کہ عوام نے آئندہ الیکشن میں کامیاب کرایا تو مجاہدین سے اس طرح نمٹیں گے جس کی بازگشت ساری دنیا میں سنائی دے گی۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ کارگل امریکہ نے نہیں ہمارے فوجیوں نے خالی کرایا ہے۔ امریکی ثالثی قبول کرنے کا مطلب کشمیر کو ہاتھ سے گنوانا ہے۔

چار کروڑ روپے کی امداد

بھارت نے کارگل میں مارے جانے والے بھارتی فوجیوں کے لئے چار کروڑ روپے کی امداد کی منظوری دی ہے۔

آسام میں بم دھماکے

بھارت کے گڑ بڑ زدہ صوبے آسام میں دو بم دھماکوں سے ایک شخص ہلاک اور 14- زخمی ہو گئے۔ دفاعی اہمیت کا ایک پل تباہ ہو گیا۔

امریکہ بھارت میں مجرموں کے تبادلہ کا معاہدہ

امریکہ اور بھارت نے ایک معاہدے کی توثیق کر دی ہے جس کے تحت دونوں ملکوں کے درمیان مجرموں کا تبادلہ کیا جا سکے گا۔ ہندوستان ٹائمز نے کہا ہے کہ معاہدے کا اطلاق دو طرفہ معاملات کے علاوہ علاقائی دہشت گردی کے واقعات پر بھی ہو گا۔

کینیڈی جونیئر کی راکھ بہادی گئی

جان ایف کینیڈی جونیئر ان کی بیوی اور سالی کی راکھ سمندر میں بہادی گئی اس منظر کو وہاں پر موجود ہزاروں افراد کے علاوہ کروڑوں افراد نے ٹیلی ویژن پر لائیو دیکھا۔ تینوں ہلاک شدگان کی نعشیں امریکی پرچم میں لپٹے ہوئے تابوتوں میں لائی گئیں۔ لاکھوں آنکھیں اشکبار تھیں۔ عالمی نشریاتی اداروں نے پوری تقریب براہ راست ٹیلی کاسٹ کی۔

کشمیر گلے میں پھنس گیا

سابق بھارتی وزیر اعظم آئی کے گجرال نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر ہمارے گلے میں پھنس کر رہ گیا ہے۔ آنے والا وقت مجھے بھارت کے لئے اچھا نظر نہیں آتا۔ کشمیر کو آزادی مل گئی تو بھارت ٹوٹ جائے گا۔ جواہر لال نہرو نے مسئلہ کشمیر کو الجھا کر بھارتی عوام کے ساتھ زیادتی کی۔

کرناٹک اسمبلی توڑ دی گئی

بھارتی صوبہ کرناٹک کی اسمبلی گذشتہ روز توڑ دی گئی اس کے نئے انتخابات بھارت میں ہونے والے عام انتخابات کے ساتھ ہی کرائے جائیں گے۔

میلاسوچ کے خلاف طلباء تحریک

یوگوسلاویہ کے صدر میلاسوچ کے خلاف مظاہروں میں طلباء بھی شامل ہو گئے ہیں۔ دوسرے بڑے شہر نیس میں یونیورسٹی کے ہزاروں طلباء نے صدر میلاسوچ کے خلاف مظاہرہ کیا۔

طالبان شمالی اتحاد مذاکرات

ازبکستان کے دارالحکومت تاشقند میں طالبان اور شمالی اتحاد کے درمیان مذاکرات جاری ہیں۔ شمالی اتحاد نے جنگ بندی کی اپیل کر دی ہے۔ طالبان نے کہا ہے کہ شاہراہوں' پلوں' اسکولوں اور شہری آبادی پر حملے نہ کئے جائیں۔ حزب اختلاف بارودی سرنگیں نہ بچھائے اور قیدیوں سے اچھا سلوک کرے۔

شام اسرائیل مذاکرات

اگلے چند ہفتوں میں شام اور اسرائیل کے درمیان مذاکرات شروع ہو جائیں گے۔ یہ مذاکرات عرصہ تین سال سے تعطل کا شکار ہیں۔

تائیوان کی فوجی امداد روک لی

امریکہ نے تائیوان کو خبردار کیا ہے کہ وہ چین سے اپنے تعلقات بہتر بنائے۔ امریکہ کے ایک اعلیٰ سطحی وفد کا تائیوان کا دورہ منسوخ کر دیا گیا۔ فوجی امداد روک لی گئی ہے۔ جنگی طیاروں اور فاضل پرزہ جات کی فروخت بھی ملتوی کر دی گئی۔

مواد بے ضرر نکلا

بغداد کی لیبارٹری سے پکڑا جانے والا مواد بے ضرر نکلا۔ اقوام متحدہ کے اسلحہ کے انسپکٹروں نے اس امر کی تصدیق کر دی ہے۔

15- ماہ کا پابند نہیں

اسرائیل کے وزیر اعظم ایہود بارک نے کہا ہے کہ میں مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے لئے 15- ماہ کا پابند نہیں ہوں۔ اس مقصد میں نو ماہ میں کامیاب ہو جاؤں تو کوئی قابل فخر بات نہیں۔ اسی طرح اگر اس کام میں 24 ماہ بھی لگ جائیں تو بھی مضائقہ نہیں۔ انہوں نے برطانیہ میں پریس کانفرنس میں کہا کہ شام کے ساتھ مذاکرات جلد شروع ہو جائیں گے۔ برطانوی وزیر اعظم سے مذاکرات میں انہوں نے کہا کہ برطانیہ اور یورپی یونین مشرقی وسطیٰ میں قیام امن کے لئے اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

فوجی کمانڈروں کو وارننگ

صدر خاتمی کے حامیوں نے فوجی کمانڈروں کو وارننگ دے دی ہے۔ اتحاد پارٹی نے تہران میں فوج کے خلاف جلوس نکالا۔ صدر خاتمی کو عوام کی بھرپور حمایت حاصل ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 23 جولائی- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 30 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 36 درجے سنٹی گریڈ
24-جولائی- غروب آفتاب- 7-13
25-جولائی- طلوع فجر- 3-41
25-جولائی- طلوع آفتاب 5-17

مشکو وادی میں بھارتی حملہ پسپا

مقبوضہ کشمیر میں مشکو وادی کی اہم ترین چوٹی پر بھارتی حملہ پسپا کر دیا گیا- کارگل میں مجاہدین اور بھارتی فوج میں جنگ میں 12- افسروں سمیت 25 بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے- اسلحہ ڈپو تباہ کر دیا گیا- مجاہد مقبول صدیقی شہید ہو گئے- کارگل میں زبردست لڑائی کے نتیجے میں جموں لیہ روڈ پر سپلائی بند ہو گئی- کنٹرول لائن پر بھی گولہ باری میں شدت آگئی- بٹالک میں پاک فوج کی جوابی کارروائی سے بھارتی فوجی کیمپ تباہ ہو گیا- بھارت نے اعتراف کیا ہے کہ مجاہدین زبردست مزاحمت کر رہے ہیں- کارگل شہر میں گولے گرنے سے بازار بند ہو گیا- دراس میں واپس آنے والے لوگ پھر قصبہ چھوڑ گئے-

بھارتی فوج گھیرے میں آگئی

دراس سیکٹر میں شدید لڑائی کے نتیجے میں بھارتی فوج مجاہدین کے گھیرے میں آگئی- مجاہدین کا آٹھ پہاڑی چوکیوں پر بدستور قبضہ ہے- بھارتی حکام نے کہا ہے کہ یہ لڑائی نہیں کنٹرول لائن پر بعض غیر متعین چوکیوں پر قبضہ کی کوشش ہے- آل انڈیا ریڈیو نے کہا ہے کہ پاکستان کے ڈائریکٹر جنرل ملٹری آپریشنز نے پہاڑیوں پر باقی مجاہدین کی واپسی کی یقین دہانی کرادی ہے-

اعلان واشنگٹن کی خلاف ورزی نہیں کی

امریکہ نے کہا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں ہلاکتیں اعلان واشنگٹن کی خلاف ورزی نہیں- امریکہ اس پوزیشن میں نہیں کہ آزادانہ حیثیت سے تشدد کے حالیہ واقعات کے سلسلے میں کسی بھی پارٹی کو ذمہ دار ٹھہرائے- حملے ہندوؤں اور مسلمانوں دونوں پر ہوئے امریکہ نے کہا ہے کہ ہم ان حملوں کی شدید مذمت کرتے ہیں- بے گناہوں پر تشدد سے تنازعہ کشمیر کا حل تلاش کرنے میں مزید ناکامی ہو گی- وائٹ ہاؤس کے ترجمان نے حکومت پاکستان سے اپیل کی کہ وہ مجاہدین کے گروپوں پر صبر و تحمل سے کام لینے کے لئے دباؤ ڈالے-

بھارتی رویہ میں تبدیلی کی ضرورت

وزیر اعظم نواز شریف نے اپنے دورۂ سعودی عرب پر مکمل اطمینان کا اظہار کیا ہے- انہوں نے کہا کہ بھارتی رویہ میں تبدیلی سے ہی نتیجہ خیز مذاکرات ممکن ہیں-

منشیات سمگلنگ روکنے کیلئے

منشیات کی سمگلنگ کو روکنے کیلئے پاکستان اور ایران کی سرحد پر 52 چوکیاں بنادی گئیں- ان میں سے 32 چوکیاں ایران میں اور 20 پاکستانی علاقے میں ہیں- ان چیک پوسٹوں کے لئے فنڈز اقوام متحدہ کے ڈرگ کنٹرول پروگرام نے مہیا کئے-

مذاکرات کا اگست میں امکان

امریکی ذرائع نے اشارہ دیا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان مذاکرات اگست میں شروع ہو سکتے ہیں- صدر کلنٹن اور وزیر خارجہ مسز البرائیٹ نے اپنی کوششیں تیز کر دی ہیں-

وزیر خارجہ غیر ملکی دورے پر

وزیر خارجہ سرتاج عزیز فن لینڈ، رومانیہ اور برطانیہ کے دورے پر روانہ ہو گئے- اس دورہ کا مقصد کشمیر اور افغانستان کے معاملات پر یورپی ممالک سے تازہ رابطہ قائم کرنا ہے-

وزیر اعظم نے اچانک دورہ کیا

وزیر اعظم نواز شریف نے اچانک اپنے دفتر کا دورہ کیا اور اہلکاروں کی کارکردگی پر عدم اطمینان کا اظہار کیا- عوامی شکایات کی وصولی اور متعلقہ محکموں کو ترسیل اور عمل درآمد پر انتظامیہ کی کارکردگی غیر تسلی بخش تھی- وزیر اعظم نے کہا کہ سستی برداشت نہیں کی جائے گی- انتظامیہ عوام کی خدمت کو اپنا شعار بنائے-

دریائے گھاگھرا میں اچانک پانی

بھارت نے دریائے گھاگھرا میں اچانک پانی چھوڑ دیا جس سے فورٹ عباس کے علاقے میں سینکڑوں ایکڑ اراضی زیر آب آگئی تاہم کسی قسم کا جانی نقصان نہیں ہوا- حکام نے فوری طور پر حفاظتی انتظامات مکمل کر لئے-

چوٹیاں نہیں چھوڑیں گے

لشکر طیبہ کے حافظ سعید نے کہا ہے کہ مجاہدین خون کا ایک ایک قطرہ پیش کر دیں گے لیکن چوٹیاں نہیں چھوڑیں گے- اس وقت تک لڑتے رہیں گے جبتک بھارت کے ٹکڑے نہیں کر دیتے- انہوں نے کہا کہ ہمارے نزدیک کنٹرول لائن کی کوئی حیثیت نہیں-

پاکستان انعام چاہتا ہے

وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ پاکستان کارگل کے مسئلے پر عالمی دباؤ قبول کرنے کے عوض سفارتی انعام چاہتا ہے- وزیر خارجہ سرتاج عزیز یورپی ملکوں کے دورہ پر روانہ ہو گئے ہیں-

سرتاج عزیز کی امیدیں

وزیر خارجہ سرتاج عزیز نے قومی اسمبلی میں کشمیر کے معاملے پر بحث سمیٹتے ہوئے کہا کہ بھارت مذاکرات بھی کرے گا اور ثالثی بھی مانے گا- انہوں نے مزید کہا کہ بھارت چھور بٹلا' سیاچن اور قمر کے علاقے واپس کرے-

پاکستان پر پابندیوں کا خاتمہ

پاکستان اور بھارت پر عائد امریکی پابندیوں کا خاتمے کے قانون امریکی ایوان نمائندگان نے بھی منظور کر لیا ہے- سینٹ پہلے ہی منظوری دے چکی ہے- صدر کلنٹن کو اب یہ اختیار حاصل ہو گیا ہے کہ وہ ایک سال کے اندر دونوں ملکوں سے پابندیاں ختم کرادیں-

کنٹرول لائن کھلی چھوڑ دیں

سابق وزیر اعظم اور قائد حزب اختلاف بینظیر بھٹو نے تجویز کیا ہے کہ پاکستان اور بھارت کو کنٹرول لائن کھلی چھوڑ دینا چاہئے- کشمیر کے حل کے لئے کسی نئے طریقہ کار کی ضرورت ہے-

کرایہ کیلئے مکان خالی ہے
32/19 دارالرحمت وسطی ربوہ
رابطہ فون دفتر 212067 گھر-212513

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 212515' رہائش 212300

ٹانسلز، حلق و گلے کے امراض
گلے کے غدود کی سوزش و درد کا مؤثر اور آزمودہ علاج،

GHP-383/GP	20 ML قطرے	30/-
GHP-67/GP	20 ML قطرے	30/-
GHP-83/A.B.T	20 گرام گولیاں	30/-

مکمل آرام کیلئے مسلسل استعمال ضروری ہے تقریباً دو ماہ کا علاج -/450
تشخیص علاج ادویات
ہومیوپیتھک ادویات و علاج کیلئے با اعتماد نام
عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور
گول بازار ربوہ، پوسٹ کوڈ 35460 فون : 212399
خصوصی رعایت کے ساتھ

For Genuine TOYOTA Parts
Al-Furqan Motors (Pvt) Limited
Phone 021-7724606-7-9
AL-FURQAN MOTORS (PVT) Limited
47- TIBET CENTRE
M.A. JINNAH ROAD
KARACHI

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
47- تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر 3
فون : 021-7724606
7724607-7724609